۲۲ مئی ۱۹۷۲ء

رجسٹرڈ نمبر L. 922
فون نمبر ـــــ 29

ہفتہ وار

ہماری زبان

ایڈیٹر
آل احمد سرور

قیمت سالانہ چھ روپے
قیمت فی کاپی بیس پیسے
اشاعت کی تاریخیں
۱ ، ۸ ، ۱۵ ، ۲۲

جلد ۳۱ | انجمن ترقی اردو ہند (علی گڑھ) | شمارہ ۲۰

انجمن کی مجلسوں کے جلسے

۱۴ مئی کو انجمن کی ادبی مجلس، مالی مجلس، مجلس عاملہ اور مجلس عام کے جلسے ہوئے۔ ان جلسوں میں ڈاکٹر مرحوے ناظم کرتونے ڈاکٹر عبدالعلیم، پروفیسر رشید احمد صدیقی، جناب مالک رام، پروفیسر مسعود حسین خاں، بیگم حمیدہ سلطان، بیگم سلطانہ حیات، ڈاکٹر راج بہادر گوڑ، جناب سری نواس لاہوٹی، مفتی عتیق الرحمن، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اور جنرل سکریٹری نے شرکت کی۔ ادبی مجلس مالی مجلس اور مجلس عاملہ کی سفارشات مجلس عام میں منظوری کے لئے پیش ہوئیں۔ مجلس عام کے چند فیصلے یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) ہماری زبان آئندہ ہفتہ وار کے بجائے پندرہ روزہ ہوگا۔ اس کے صفحات ۱۲ سے بڑھا کر ۱۶ کر دئے جائیں گے

(۲) ہماری زبان اردو تحریک کا آرگن ہوگا اور اس میں اردو تحریک اور اردو زبان کے مسائل پر زیادہ توجہ رہے گی۔

(۳) اردو ادب میں تحقیقی و تنقیدی اور علمی مضامین بھی درج ہوں گے ہندوستانی ادبیات کے تراجم پر بھی توجہ ہوگی۔ ہر شمارے میں تبصرے ضرور ہوں گے۔

(۴) ہماری زبان میں صرف اہم کتابوں پر تبصرے ہوں گے، عام موصولہ کتب کے متعلق اطلاع کافی ہوگی۔

(۵) انجمن سال میں دو بار ایک نیا رسالہ سائنس پر شائع کرے گی۔ اس کے لئے ممتاز سائنس دانوں کی ایک مجلس ادارت بنائی گئی ہے۔ اس میں نیچرل سائنس کے تمام شعبوں پر مضامین ہوں گے جن کا مقصد ان علوم کے اہم پہلوؤں کا تعارف اور مجموعی طور پر اردو داں طبقے میں سائنسی مزاج پیدا کرنا ہوگا۔

(۶) ۱۵ اگست ۱۹۷۲ء سے ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء تک ہندوستان کی آزادی کی سلور جوبلی منائی جارہی ہے اس موقع پر انجمن اردو شاعری کا ایک انتخاب شائع کرے گی جو تقریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل ہوگا۔ یہ انتخاب ۱۹۷۲ء کے آخر تک شائع ہو جائے گا۔ یہ کتاب بعد میں دیوناگری حروف میں بھی شائع کی جائے گی۔

(۷) ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے لئے درسی کتابوں میں جو خامیاں ہیں ان کو دور کرانے کے لئے ریاستی شاخیں اپنے حلقے کے ماہرین کی کمیٹیاں بنائیں اور ان کمیٹیوں کی سفارشات ریاستی حکومتوں کے پاس بھیجی جائیں، نیز مرکزی انجمن کو بھی ان کی اطلاع دی جائے تاکہ مرکزی حکومت کو بھی توجہ دلائی جاسکے۔

(۸) مرکزی وزارت تعلیم نے شری اندر کمار گجرال وزیر مملکت کی صدارت میں ایک سولہ رکنی کمیٹی اس غرض سے مقرر کی ہے کہ اردو کی بقا اور ترقی کے لئے حکومت کو سفارشات کرے۔ مجلس عام نے مجلس عاملہ کو یہ اختیار دیا ہے کہ ریاستی شاخوں سے اس سلسلے میں تجاویز اور سفارشات طلب کرکے ان کی روشنی میں ایک یادداشت مرتب کرے جو گجرال کمیٹی کو بھیجی جائے تاکہ انجمن کا موقف اس کے سامنے آجائے اور اردو کی بقا اور ترقی کے لئے مناسب اقدامات مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے کیے جاسکیں۔

(۹) آزاد ہندوستان میں انجمن کی تشکیلِ نو کو اکتوبر ۱۹۷۴ء میں پچیس سال ہو جائیں گے اور انجمن کے قیام کو جنوری ۱۹۷۳ء میں ساٹھ سال ہو جائیں گے۔ چونکہ شروع ۱۹۷۳ء میں اردو گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اس لئے انجمن کی طلائی جوبلی ۱۹۷۳-۷۴ء میں دہلی میں منائی جائے گی۔ اس سلسلے میں اردو زبان کے مسائل پر ایک دو روزہ سیمنار آزادی کے بعد اردو ادب پر ایک دو روزہ سیمنار، اردو ادب کے چیدہ مضامین کا ایک انتخاب ہماری زبان کا ایک خاص نمبر اور انجمن کی پچیس سالہ سرگرمیوں کی ایک روداد کتابی صورت میں شایع کرنے کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے۔

(۱۰) حکومت ہند کے ترقی اردو بورڈ نے انجمن کو دو لغات ایک اردو۔ اردو لغت اور ایک انگریزی۔ اردو لغت تیار کرنے کے لئے تقریباً چودہ لاکھ روپیہ دینا منظور کیا ہے یہ لغات ترقی اردو بورڈ کی ہدایات کے مطابق انجمن پانچ سال میں تیار کرے گی۔ حکومت نے ان دونوں لغات کے لئے ۱۹۷۲-۷۳ء میں ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار کی رقم رکھی ہے۔ انجمن کی مجلس عام نے طے کیا کہ رقم موصول ہونے پر مناسب اقدامات کئے جائیں۔

(۱۱) سکریٹری نے اطلاع دی کہ حکومت ہند کی سالانہ امداد اب ۸۰ ہزار سے بڑھ کر ۹۲ ہزار ہو گئی ہے لیکن اس میں دس ہزار کی جو رقم مطبوعات کے لئے رکھی گئی ہے اس کے پروگرام کی حکومت سے پہلے منظوری لینی ضروری ہے، مجلس عام نے طے کیا کہ چونکہ انجمن کا مطبوعات کا پروگرام ادبی مجلس مرتب کرتی ہے جس میں ماہرین کے علاوہ حکومت ہند کے نمائندے بھی ہوتے ہیں، اس لئے پروگرام کی منظوری کی یہ شرط اڑا دی جائے۔

(۱۲) اردو گھر کی تعمیر کا کام اب تیزی سے ہو رہا ہے۔ اس کے لئے چھ لاکھ کی رقم کا انتظام ہو چکا ہے، مگر مزید تین لاکھ کی اور ضرورت ہے۔ مجلس عام نے طے کیا کہ اس سلسلے میں صاحب استطاعت حضرات، قومی اداروں اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی جائے اور دہلی، بمبئی اور حیدر آباد میں تہذیبی پروگرام بھی کئے جائیں تاکہ سال کے آخر تک تین لاکھ کی رقم جمع ہو سکے۔ مجلس عام کے ممبروں کو اور ریاستی شاخوں کو اس سلسلے میں خصوصی توجہ کرنی چاہئے۔

(۱۳) مجلس عاملہ دستور میں ضروری تبدیلیوں اور شاخوں کے قواعد پر نظر ثانی کے لئے خاص جلسے میں اس نوٹ پر غور کرے گی جو سری نواس لاہوٹی صاحب، ڈاکٹر راج بہادر گوڑ کے مشورے سے تیار کریں گے۔

(۱۴) جن ریاستوں میں انجمن کی ریاستی شاخیں نہیں ہیں وہاں مقامی شاخیں قائم کر کے براہ راست مرکز سے ملحق کی جائیں۔

آل احمد سرور، جنرل سکریٹری

اثیم خیرآبادی کا انتقال

سید امیر احمد اثیم خیرآبادی کا اپنے وطن خیرآباد میں ۲۶ر اپریل کو انتقال ہو گیا۔ اثیم خیرآبادی جناب وسیم خیرآبادی کے فرزند، جناب شمیم خیرآبادی کے بھائی اور ریاض خیرآبادی کے بھانجے تھے۔ ریاض خیرآبادی کے مجموعہ کلام "ریاض رضواں" کی ترتیب و تدوین میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔

مرحوم کے کلام میں غزلیں، نظمیں، قطعات، رباعیات، نعت اور تاریخوں کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو ابھی تک تشنۂ طباعت ہے۔ آپ کا کلام سنجیدگی اور متانت کے ساتھ تصوف اور فلسفہ کے نکات سے پُر ہے۔ صحت زبان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ حق مغفرت کرے ا لخ

• وصی سیتاپوری

اعلان

انجمن کی مجلس عام نے فیصلہ کیا ہے کہ ہماری زبان اب ہفتہ وار کی بجائے پندرہ روزہ کر دیا جائے اور پرچہ بجائے بارہ صفحے کے سولہ صفحے کا ہو۔ چنانچہ جون کے مہینے سے "ہماری زبان" ۸ اور ۲۲ تاریخ کو شائع ہوا کرے گا۔ اگلا پرچہ ۸ر جون کو نکلے گا۔ اس سلسلے میں پہلا صفحہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔

(ایڈیٹر)

سالانہ رپورٹ انجمن ترقی اردو ہند

(۱۹۷۱-۷۲)

اس سال کے دوران انجمن کی مجلس عام اور مجلس عاملہ کا ایک مشترکہ جلسہ، ادبی کمیٹی کا ایک جلسہ اور مالی کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا۔

دسمبر ۱۹۷۱ء میں مشہور ماہر تعلیم خواجہ غلام السیدین کے انتقال سے انجمن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ مرحوم ہمارے نائب صدر تھے اور انجمن کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ ان کی وفات ایک قومی سانحہ ہے۔

پچھلی رپورٹ میں میں نے یہ اطلاع دی تھی کہ کئی سال سے انجمن کو حکومت کی گرانٹ بہت تاخیر سے ملتی ہے۔ پچھلے سال ۱۹۷۰ء-۱۹۷۱ء کی گرانٹ ۱۲ر اپریل کو ملی تھی۔ اب کے باوجود ریویو کمیٹی کی سفارش کے اور میرے وزارت تعلیم کا کئی بار طواف کرنے کے مالی سال کے آخر میں یہ گرانٹ ملی اس پر طرہ یہ ہوا کہ ریویو کمیٹی کی سفارش کے مطابق جو اضافہ حکومت ہند نے منظور کیا تھا وہ اور بھی تاخیر سے ملا اور اس میں سے بھی صرف ۱۴ ہزار کی رقم ملی بہر حال صورت یہ ہے کہ ریویو کمیٹی کی سفارش کے مطابق حکومت ہند کی گرانٹ ۴۸ ہزار سے بڑھ کر ۹۲ ہزار ہوگئی ہے جس میں ۱۰ ہزار کی مطبوعات کی گرانٹ اس وقت ملے گی جب انجمن کا مطبوعات کا پروگرام وزارت تعلیم بھی منظور کرلے گی۔ میں نے ریویو کمیٹی کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے اسٹاف کی تنخواہیں بہت کم ہیں اس لئے کارکنوں کے گریڈ یونیورسٹی کے اس درجہ کے کارکنوں کے برابر کردئے جائیں۔ ریویو کمیٹی نے یہ سفارش منظور کرکے وزارت تعلیم کو بھیج دی تھی لیکن ابھی تک یہ مسئلہ وزارت مالیات میں زیر غور ہے ادھر ہمارے اسٹاف نے کئی دفعہ تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ بالکل بجا ہے کیونکہ موجودہ ہوشربا گرانی کو دیکھتے ہوئے ہمارے اسٹاف کی تنخواہیں بہت کم ہیں حکومت کے فیصلے میں تاخیر کی وجہ سے مجبوراً مجھے مجلس عاملہ کو یہ سفارش کرنی پڑی ہے کہ موجودہ محدود وسائل کے باوجود انجمن پچیس روپیہ ماہوار ہر کارکن کی یافت میں یکم اپریل ۷۲ء سے اضافہ کردے۔ وزارت مالی نے جیسے ہی تنخواہوں میں اضافہ منظور کیا اسے بھی فوراً ہی نافذ کردیا جائے گا تاکہ اسٹاف کی مشکلات دور ہوں۔

اگرچہ گرانٹ میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا ہے اور یہ بہت دیر سے ملی ہے مگر بہر حال اب ہمارے لئے یہ ممکن ہوگیا ہے کہ ہم کچھ نایاب کتابیں اور رسالے خرید سکیں کتب خانہ میں کچھ نئی مطبوعات کا اضافہ کرسکیں، سائنس پر رسالہ نکالنے کی دیرینہ آرزو کو پورا کرسکیں اور مطبوعات پر بھی زیادہ رقم خرچ کرسکیں۔

ریویو کمیٹی کی یہ سفارش بھی وزارت تعلیم نے منظور کرلی ہے کہ انجمن کا دفتر دلی منتقل ہونے پر ۲۰ ہزار سالانہ کا گرانٹ میں مزید اضافہ ہوگا۔ تاکہ ایک کل وقتی سکریٹری کا تقرر ہوسکے۔

انجمن نے ریویو کمیٹی سے درخواست کی تھی کہ وہ حکومت کے ترقی اردو بورڈ سے انجمن کی انگریزی اردو ڈکشنری کو دوبارہ چھاپنے کے لئے مناسب گرانٹ دینے کی سفارش کرے۔ اس کے علاوہ یہ بھی درخواست کی تھی کہ انجمن کی اردو۔اردو لغت کی تکمیل کے لئے جس کا کام سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے کئی سال سے رکا ہوا ہے مزید مناسب امداد دے۔ مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی مسرت ہے کہ ترقی اردو بورڈ کی مجلس عاملہ نے اپنے ۱۸ر مارچ ۱۹۷۲ء کے جلسہ میں یہ طے کیا کہ انجمن حکومت کے ترقی اردو بورڈ کے لئے ایک اردو۔اردو ڈکشنری تیار کرے جس کے لئے سات لاکھ بتیس ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ انجمن کو ترقی اردو بورڈ نے ایک انگریزی اردو لغت تیار کرنے کے لئے چھ لاکھ کی رقم دی ہے یہ دونوں کام پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوجانے کی توقع ہے دونوں لغات کے پہلے سال کے اخراجات کے لئے جو ایک لاکھ ترپن ہزار ہوتے ہیں وزارت تعلیم کو لکھ دیا گیا ہے اور گرانٹ موصول ہوتے ہی کام کا آغاز کردیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ ان دو لغات سے اردو دنیا کی ایک بہت بڑی ضرورت پوری ہوگی۔

چونکہ حکومت کی امداد بہت تاخیر سے ملتی ہے اور ہمیں تقریباً ساڑھے تین ہزار روپیہ ماہوار خرچ کرنا ہوتا ہے اس لئے میں اب تک مجبوراً یہ کرتا تھا کہ اردو گھر فنڈ میں سے قرض لے لیتا تھا اور گرانٹ ملنے پر چار فیصدی سود کے اضافے کے ساتھ یہ رقم واپس کردیتا تھا۔ امسال چونکہ اردو گھر فنڈ سے اردو گھر کی تعمیر پر بھی تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا اس لئے مجھے کارکنوں کی تنخواہیں ادا کرنے 'ہماری زبان' اور اردو ادب کو وقت پر نکالنے اور نئی کتابوں کو شائع کرنے میں جن دقتوں کا سامنا ہوا انھیں میں ہی جانتا ہوں۔ کاغذ روز بروز مہنگا ہوتا جارہا ہے اور وقت پر دستیاب بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس اتنی استطاعت نہیں کہ اکٹھا کاغذ خرید کر رکھ سکیں اس لئے سو جتن کرکے کسی نہ کسی طرح سے انجمن کے سارے کاموں کو جاری رکھا ہے۔ سفر خرچ بچانے کے لئے میں زیادہ تر یہ طریقہ اختیار کرتا تھا کہ جب دلی یونیورسٹی یا وزارت تعلیم یا ساہتیہ اکیڈمی یا ترقی اردو بورڈ کی میٹنگ ہوتی تو وقت نکال کر انجمن کے کاموں کے سلسلے میں مختلف دفاتر میں جاتا تھا اور آرکیٹک اور ٹھیکیدار سے اردو گھر کی تعمیر کے سلسلے میں انتظامات پر تبادلۂ خیال کرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلی مجلس عام کے جلسہ میں جو سب کمیٹیاں بنائی گئی تھیں ان کے جلسے اب جاکر ہوسکے۔ وزارت تعلیم نے اب یہ یقین دلایا ہے کہ ریویو کمیٹی کی سفارش کے مطابق امداد دو قسطوں میں ادا کرے گی اگر پہلی قسط جولائی میں مل گئی تو ہماری بہت سی مشکلات رفع ہوجائیں گی۔

اردو گھر:

مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی مسرت ہے کہ اردو گھر کی تعمیر

کام اب خاص تیزی سے ہو رہا ہے۔ ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء کو ٹینڈر کھولے گئے۔ ۱۰ جون کو SHANON & LYALL کو ٹھیکہ دیا گیا ان کا تخمینہ سات لاکھ سے کچھ کم کا تھا ان کے مشورے کے مطابق جولائی میں اس زمین کی مٹی کی جانچ کرائی گئی جس پر اردو گھر کی تعمیر طے ہوئی تھی اس سے یہ اندازہ ہوا کہ بنیاد چودہ فٹ گہری رکھنی پڑے گی۔ ستمبر میں کھدائی کا کام شروع ہو گیا تھا اور ہمیں امید تھی کہ ہمیں لوہے کے لئے پرمٹ مل جائے گا مگر حکومت ہند کی پالیسی میں سختی کی وجہ سے باوجود کوشش کے ابھی تک ہمیں لوہے کا پرمٹ نہیں مل سکا ہے اور کھلے بازار سے لوہا خرید کر کام چلایا جا رہا ہے۔ اس میں پچیس فیصدی زیادہ خرچ ہو رہا ہے۔ دسمبر میں جنگ کی وجہ سے کچھ عرصے تک کام نہ ہو سکا اب ہمارا BASEMENT بن گیا ہے اور پہلی منزل پر AUDITORIUM تیار ہو رہا ہے۔ ٹھیکیدار کا کہنا ہے کہ اکتوبر تک تعمیر کا کام ختم ہو جائے گا۔ بجلی اور پانی کے انتظامات کے لئے ٹھیکے دئے جا رہے ہیں اور اب یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ۷۲ء کے آخر یا شروع ۱۹۷۳ء میں اس سلسلے کے سب کام مکمل ہو جائیں گے اور ۱۹۷۳ء کے وسط تک ہم دفتر کو دہلی منتقل کر سکیں گے۔ اردو گھر کی تعمیر کے سلسلے میں صدر کی رہنمائی کے علاوہ مجھے سب سے زیادہ مدد کرنل بشیر حسین زیدی سے ملی۔ جنھوں نے بہت سی گتھیوں کو سلجھایا اور بہت سی مشکلات کو دور کیا ان کے مشورے سے میں نے بریگیڈیر غفران کو جو سیدین صاحب مرحوم کے داماد ہیں اور حال میں فوجی ملازمت سے سبکدوش ہوئے ہیں اعزازی طور پر انجمن کا نائب سکریٹری مقرر کیا ہے اور صرف دو سو روپیہ ماہوار انھیں CONVEYANCE الاؤنس کے طور پر دئے ہیں وہ روزانہ ۷۔ راؤز ایونیو جا کر تعمیر کے کام کی نگرانی کرتے ہیں۔ انجمن ان کے خلوص اور توجہ کے لئے شکرگزار ہے۔

۱۹ اپریل ۱۹۷۲ء کو حکومت کے موعودہ چار لاکھ کے عطیے میں سے دو لاکھ وصول ہو گئے اب مزید دو لاکھ کے لئے سلسلہ جنبانی کر رہا ہوں۔ انجمن کا ایک وفد پنڈت آنند نرائن ملا کی قیادت میں ۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو خواجہ محمد صادق سے دلی میں ملا تھا اور ان سے ایک لاکھ کے عطیہ کی درخواست کی تھی ہمیں قوی امید تھی کہ حکومت کشمیر جس کی سرکاری زبان اردو ہے ہمیں ایک لاکھ کا عطیہ دے گی لیکن صادق صاحب کے انتقال کے بعد ہمیں صرف بیس ہزار کی رقم مل سکی۔ ہمیں امید ہے کہ ان کے لائق جانشین سید میر قاسم اردو گھر کی تعمیر کے لئے ضرور ایک معقول رقم دیں گے۔ ہمیں بہر حال اگلے چھ مہینے کے اندر کم سے کم تین لاکھ کی رقم جمع کرنی ہے۔ مجھے امید ہے کہ مجلس عام کے ممبر اس سلسلے میں اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں گے اور اپنے اپنے حلقے سے زیادہ سے زیادہ عطیات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اردو گھر کی تعمیر کا کام جب شروع ہونے والا تھا تو ہمارے بہت سے مہربان کہتے تھے کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی وہ میری باتوں پر ہنستے تھے اور مجھے ان کی باتوں پر افسوس ہوتا تھا میں بہر حال ممبروں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگلے چھ مہینے میں ہم ضرور تین لاکھ روپیہ ضرور اکٹھا کر لیں گے۔ اردو گھر کی تعمیر جلد مکمل ہو جائے گی اور ہندوستان کی تہذیب کے جلوۂ صد رنگ کا یہ آئینہ ۱۹۷۳ء کے وسط سے دعوت نظارہ دے گا۔

انجمن کی تنظیم

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری تنظیم کمزور ہے۔ فی الحال انجمن کی بارہ ریاستی شاخیں دہلی، اتر پردیش، بہار، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، آندھرا پردیش، گجرات، راجستھان، مہاراشٹر، پنجاب، ہریانہ، جموں و کشمیر میں ہیں۔ ریاستی شاخوں سے سال بھر کی کارگزاری کی رپورٹیں حاصل کرنے کے لئے متعدد خطوط لکھے گئے مگر صرف دہلی۔ مدھیہ پردیش۔ گجرات۔ آندھرا پردیش۔ راجستھان اور جموں و کشمیر سے جوابات موصول ہوئے۔ مدراس۔ میسور۔ اڑیسہ اور آسام میں ریاستی شاخیں قائم کرنی ہیں۔ یہ کوشش ابھی تک برگ و بار نہیں لا سکی اور یہ کوشش اب بھی جاری ہے لیکن افسوسناک امر یہ ہے کہ باوجود کئی یاد دہانیوں کے اتر پردیش، بہار۔ مغربی بنگال۔ مہاراشٹر۔ پنجاب اور ہریانہ سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ مہاراشٹر کے بعض مقامات سے ہمیں جو خطوط ملے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب شہاب الدین دسنوی صاحب نے مہاراشٹر کی شاخ کے مردہ ہو جانے کی وجہ سے بعض شاخوں کو مرکز سے الحاق کا مشورہ دیا ہے۔ جموں و کشمیر کی شاخ سے ڈاکٹر گیان چند نے مشورہ دیا ہے کہ شاخوں کے قواعد میں انتخاب کے بجائے نامزدگی کا طریقہ رائج کیا جائے اس مسئلہ پر علیحدہ غور ہو گا بہر حال کافی غور و خوض کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہمیں کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کرنا ہو گا جس کے ذریعہ سے شاخوں کو فعال بنایا جا سکے اور ان کی کارکردگی قرار واقعی ہو سکے۔ موجودہ ریاستی شاخوں میں سب سے فعال آندھرا پردیش کی شاخ ہے جس نے نہ صرف اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا ہے بلکہ اور تیز کیا ہے اور جس کی تنظیم بھی زیادہ چست اور مضبوط ہو گئی ہے امسال اس کی سالانہ کانفرنس بہت کامیاب رہی جس کے لئے اس کے پرجوش صدر مولوی حبیب الرحمٰن اور ان کے رفقاء ہماری خصوصی تحسین کے مستحق ہیں۔ دہلی کی شاخ بھی خاصی فعال ہے اور وہ ادبی سرگرمیوں کے علاوہ دہلی میں اردو کی بقا اور ترقی کے لئے برابر کوشش کرتی رہتی ہے۔ راجستھان اور مدھیہ پردیش کی شاخوں نے بھی اپنی زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ اتر پردیش کی شاخ بھی مفید کام کر رہی ہے۔ لیکن بہار کی شاخ جو ہماری بڑی فعال شاخ تھی سیاسیات میں اتنی الجھ گئی ہے کہ مرکز سے اس کا ربط برائے نام رہ گیا ہے۔

ہماری زبان اور اردو ادب :

ہماری زبان برابر پابندی سے شائع ہوتا رہا اس کے تنقیدی اور تحقیقی مضامین۔ مراسلات۔ تبصرے، شاخوں کی سرگرمیوں کی روئداد میں۔ اردو زبان و ادب کے متعلق خبریں عام طور پر قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ میرا صفحہ کے عنوان سے نئی گروہ کے ادیبوں کے تاثرات بھی مقبول ہوئے ہیں۔ مکتوب تاشقند کے عنوان سے ڈاکٹر قمر رئیس برابر سوویت یونین میں اردو زبان و ادب کے متعلق تحقیق سے باخبر کرتے رہتے ہیں۔ رسالہ اردو ادب میں ادبی مجلس کی ہدایت کے مطابق تحقیقی اور تنقیدی مضامین کے علاوہ تخلیقی ادب کے چند نمونے بھی شامل کئے جاتے تھے لیکن گذشتہ مجلس عام کے جلسے میں چونکہ بعض ممبروں نے اس اضافے کو پسند نہیں کیا اس لئے امسال یہ سلسلہ فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے اردو ادب کے نئے مضمون نگاروں کو جو معاوضہ دیا جاتا ہے وہ بہت ہی کم ہے اس لئے میں نے ادبی مجلس سے سفارش کی ہے کہ اس میں مناسب اضافہ کیا جائے تاکہ ہم بہتر مضامین اچھی تعداد میں حاصل کر سکیں۔ اردو ادب اور ہماری زبان جن اشخاص کو اعزازی طور پر بھیجا جاتا ہے ان کی تعداد میں بہت کمی کر دی گئی ہے اور خریدار بڑھانے کی برابر کوشش کی جا رہی ہے۔ کالجوں، یونیورسٹیوں کے کتب خانے اردو کے پرچوں کا مکمل سٹ رکھنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

بکڈپو :

گزشتہ سال تیرہ مہینے میں جو ۱۳۳۳۷ روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی اس سے زیادہ آمدنی یعنی ۱۴۱۹۴ روپیہ کی امسال بارہ مہینے میں ہوئی۔ کتابوں کی نکاسی کے لئے خاص خاص موقعوں پر کچھ کتابوں کی قیمت میں نمایاں کمی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری زبان میں برابر انجمن کی نئی کتابوں کے اشتہار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ موجودہ حالات میں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انجمن ہر سال علاوہ علمی کتابوں کے کچھ عام دلچسپی کی اچھی کتابیں بھی شائع کرے اور انتخابات کے سلسلے میں کو جو خاصا مقبول ہوا ہے اور بڑھائے اس سلسلے میں بھی ادبی مجلس کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔

کتب خانہ :

انجمن کے کتب خانہ میں جو نوادر ہیں ان کے مطالعہ کے لئے اسکالر برابر علی گڑھ آتے رہتے ہیں۔ کتب خانہ میں اردو فارسی اور انگریزی کی کتابیں ۴۸۲۸۴ ہیں جن میں ۱۹۰۱ قلمی نسخے ہیں ۱۰ روزنامے ۳۸ ہفت روزہ ۳۰۵ رسائل۔ ہماری زبان اور اردو ادب کے تبادلے میں آتے ہیں۔ غیر ملکی رسالے بھی موصول ہوتے رہتے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ کچھ کتابیں تبصرے کے لئے آتی رہتی ہیں۔ انجمن وسائل کی کمی کی وجہ سے جدید مطبوعات بہت کم خرید سکتی تھی اب ریویو کمیٹی کی سفارش پر حکومت نے چار ہزار کی رقم کتب خانے کے لئے اور پانچ ہزار کی رقم مخطوطات اور نوادر کے لئے دی ہے اور امید ہے کہ اب ہر سال خاصی تعداد میں پرانی اور نئی کتابیں خریدی جا سکیں گی۔

امسال حسب ذیل اسکالروں نے کتب خانے سے استفادہ کیا۔

(۱) ڈاکٹر عبدالاحد خان خلیل، لکھنؤ۔
(۲) ڈاکٹر حسینی شاہد، حیدر آباد۔
(۳) ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، دہلی۔
(۴) ڈاکٹر محمد عمر، دہلی۔
(۵) ڈاکٹر ذکیہ انجم، دہلی
(۶) نور جہاں، دہلی
(۷) منظر اعظمی، جموں و کشمیر اور شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کے اساتذہ اور دوسرے ریسرچ اسکالر۔

مطبوعات :

امسال جو نئی کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں ڈاکٹر وحید اختر کی ضخیم کتاب "خواجہ میر درد، تصوف اور شاعری" خواجہ غلام السیدین مرحوم کی کتاب زبان زندگی اور تعلیم، ڈاکٹر خلیل الرحمن اعظمی کی کتاب اردو میں ترقی پسند ادبی تحریک، شانتی رنجن بھٹاچاریہ کی "مختصر تاریخ بنگلہ ادب" کے علاوہ انتخاب کلام میر، چند ہم عصر، مقالات حالی، انتخاب کلام فراق گورکھپوری۔ انتخاب کلام مخدوم اور انتخاب کلام یگانہ کے دوسرے ایڈیشن بھی شامل ہیں نسخۂ عرشی کے دوسرے ایڈیشن کا متن تو عرصہ ہوا چھپ چکا ہے مگر اپنی صحت کی خرابی اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے چونکہ حضرت عرشی ابھی اپنا مقدمہ مکمل نہیں کر سکے اس لئے یہ کتاب بازار میں نہیں آسکی۔ ریویو کمیٹی کی سفارش پر وزارت تعلیم نے مطبوعات کے لئے اب دس ہزار روپیہ سالانہ بطور امداد منظور کیا ہے لیکن شرط یہ لگائی ہے کہ مطبوعات کے پروگرام کی پہلے سے وزارت سے منظوری لے لی جائے میرے نزدیک یہ شرط غیر ضروری ہے کیونکہ ہمارا پروگرام ہماری ادبی کمیٹی مرتب کرتی ہے جس میں ملک کے چوٹی کے ادیب اور عالم شامل ہیں اور حکومت کی بھی نمائندگی ہے۔ اگر مطبوعات کے پروگرام کی حکومت سے منظوری کا انتظار کیا گیا تو کتابوں کی اشاعت میں مزید تاخیر کا اندیشہ ہے میں نے اس سلسلے میں حکومت کو توجہ دلائی ہے۔ ہم تقریباً پندرہ ہزار روپیہ ہر سال کتابوں کی اشاعت پر صرف کرتے ہیں۔ اب امید ہے کہ پچیس ہزار صرف کر سکیں گے اور اس طرح زیادہ کتابیں شائع کر سکیں گے۔

اردو زبان کے سلسلے میں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اقدامات :

ممبروں کو اس بات کا تو علم ہوگا کہ مرکزی حکومت نے جو ترقی اردو بورڈ قائم کیا ہے اس میں تقریباً چھ سو کتابوں کی

تصنیف تالیف اور ترجمہ کا منصوبہ بنایا ہے۔ ترقی اردو بورڈ نے علمی اصطلاحات کے اردو ترجمہ کے لئے متعدد کمیٹیاں بنائی ہیں جو اپنا کام اب تیزی سے کر رہی ہیں۔ تاریخ، سیاسیات، فلسفہ، نفسیات اور تعلیم کی اصطلاحات قریب قریب تیار ہو چکی ہیں۔ دوسرے علوم میں بھی کام تیزی سے ہو رہا ہے۔ ترقی اردو بورڈ کی سرگرمیوں کے علاوہ اتر پردیش اور بہار میں اردو اکیڈمیاں بھی قائم ہوئی ہیں۔ اتر پردیش کی اردو اکیڈمی خاص طور پر درسی کتابوں کی تیاری پر زور دے رہی ہے اس نے معیاری کتابوں پر انعامات دینے کے لئے ایک لاکھ کی رقم مخصوص کی ہے اور اتر پردیش کے کتب خانوں کی امداد کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ رکھا ہے۔ وہ ابتدائی اور ثانوی درجہ پر اردو کے ذریعہ تعلیم دینے کے سلسلے میں جو دقتیں ہیں انھیں دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے بہار کی اردو اکیڈمی کے متعلق بھی توقع ہے کہ وہ بھی انھیں خطوط پر کام کرے گی۔

مرکزی وزارت تعلیم نے اردو کی ترقی و ترویج کے سلئے جناب اندر کمار گجرال وزیر مملکت برائے تعمیرات کی سربراہی میں ایک کمیٹی کی تشکیل کا اعلان کیا ہے یہ کمیٹی اردو کی ترقی اور اردو بولنے والوں کے تعلیمی ثقافتی اور انتظامی معاملات کے سلسلے میں حکومت کو مشورہ دے گی اس کمیٹی میں انجمن کے ممبروں میں سے ڈاکٹر عبدالعلیم، جناب سید سجاد ظہیر، جناب عابد علی خاں ایڈیٹر سیاست حیدرآباد، پروفیسر احتشام حسین، جناب مالک رام، ڈاکٹر گیان چند جین بھی شامل ہیں اور اس لئے یہ توقع بے جا نہ ہوگی کہ یہ ممبران اپنے اثرات سے کام لے کر اردو کے سلسلے میں انجمن کے موقف کو حکومت سے منظور کرائیں گے۔

اس لئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انجمن کا جو وفد وزیر اعظم اور صدر جمہوریہ سے ملنے والا تھا وہ اس کمیٹی کی سفارشات کا انتظار کرے اور اس کے بعد مناسب قدم اٹھائے۔

پچھلے سال میں نے مجلس عام کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ چونکہ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں آزاد ہند میں انجمن کے قیام کو پچیس سال ہو جائیں گے اس لئے اردو گھر کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد جلد سے جلد ۱۹۷۳ء میں انجمن کی سلور جوبلی منائی جائے۔ انجمن آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ایک شعبے کی حیثیت سے ۱۹۰۳ء میں قائم ہوئی اور ۱۹۱۳ء میں یہ ایک آزاد ادارہ ہوگئی اس لئے ۱۹۷۳ء میں انجمن کے قیام کو ستر سال اور خود مختار انجمن کے قیام کو ساٹھ سال ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں بھی تقریبات کا ایک پروگرام مجلس عام کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

آخر میں آپ کو پھر یاد دلاتا ہوں کہ چند اشخاص کو چھوڑ کر مجلس عام کے بیشتر ممبروں نے ابھی تک اردو گھر کے لئے اپنے ذاتی اثر سے ایک ہزار روپیہ کا چندہ جمع کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کیا ہے۔ امید ہے یہ حضرات اس طرف جلد توجہ فرمائیں گے۔

پروفیسر آل احمد سرور، جنرل سکریٹری انجمن
ترقی اردو ہند (علی گڑھ)

(صفحہ ۸ سے آگے)

(۳)

میری دو ڈھائی مہینوں کی جدوجہد سے بھوپال سے پندرہ بیس افراد نے دو دو روپیہ بھیج کر خود کو اردو خط و کتابت کا رکن بنا لیا ہے۔ تقریباً سب کے پاس آپ کی فرستادہ کتب بھی پہنچ چکی ہیں جنھیں وہ لوگ پڑھ رہے ہیں مگر ان میں ایک صاحب ہیں بخش خاں میر۔ موصوف کو شکایت ہے کہ وہ دو روپے کا منی آرڈر ۲۸ فروری کو کر چکے ہیں۔ اسی روز انھوں نے درخواست کا فارم بھی پر کرکے آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ مگر وہ کہتے ہیں اب تک انھیں کتاب نہیں ملی یہ خط انھیں کے حسب استدعا آپ کو لکھا جا رہا ہے۔ براہ کرم اپنے اکاؤنٹ میں ان کا نام دیکھیے اور اگر روپیہ اور درخواست پہنچ چکی ہوں تو کتاب میرے پتے پر بھیجیے۔ میں انھیں پہنچا دوں گا۔ آج بھی DET. OFFICE بھوپال سے چند نئے ممبران کی فیس کا منی آرڈر کیا جا رہا ہے۔ مسٹر مجھو کر سونی نے آپ کی بھیجی ہوئی دوسری کتاب بھی ختم کر لی ہے۔ آج وہ تیسری کے لئے آپ کو لکھ رہے ہیں۔ دوسرے حضرات کی رفتار قدرے سست ہے میرے پاس اکثر لوگ اردو پڑھنے کے لئے آتے رہتے ہیں۔ میں انھیں دو روپے آپ کو بھیجنے کا مشورہ دے دیتا ہوں۔ لہذا آپ چند داخلہ فارم مجھے ارسال فرما دیں تاکہ میں اسے لوگوں کو دے سکوں۔

بھوپال۔ • ایس۔ جی۔ دستگیر

(۴)

میری پرویش سنکھیا ۱۴۱۲ ہے۔ میں نے اردو کی پہلی پستک پڑھ لی ہے۔ پہلی پستک میں ساری پڑھ لیتا ہوں اور میں لکھنے کی بھی پریکٹس کر رہا ہوں۔

آپ سے بنتی ہے کہ اردو کی دوسری پستک بھیجنے کی کرپا کریں۔

آپ کی یوجنا بہت ہی پرشنسا یوگیہ ہے اور میرے بہت دوست اسے شروع کرنا چاہتے ہیں۔

پنجاب۔ • لکشمن گپتا بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مراسلات

متروکات

(جناب مسلم صدیقی نے اپنے والد جناب عبد الستار صدیقی کے اس خط کی نقل بھیجی ہے جو انھوں نے جنوری ۸۳ء میں جناب خلیل حیدر آبادی (فلم جرنلسٹ) کو اردو زبان کے متروکات کے سلسلے میں ایک استفسار کے جواب میں بھیجا تھا موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اس خط کتابت کو شائع کیا جاتا ہے۔ ادارہ)

استفسار:-

مکرمی! سلام مسنون !!

اردو زبان میں "گوسفند" "سفید" "فیل" اور "سفارش" کی بجائے "گوپند" "پیل" "سپید" اور "سپارش" استعمال کئے جاتے ہیں یا نہیں۔ اگر مستعمل نہیں ہیں تو متذکرہ الفاظ "غیر مستعمل" یا "متروک" کہلانے کے قابل ہیں؟ اور اگر ان الفاظ کو زبان اردو کے انشا پرداز یا شاعر استعمال نہیں کرتے تو پھر متذکرہ لفظوں کا شمار "غیر مستعمل" یا "متروک" کی کون سی قسم میں کیا جائے گا۔ فوق الذکر الفاظ کا استعمال اردو زبان میں کس حد تک جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ براہ ادب نوازی اس "لفظی استفسار" کا جواب عنایت فرما کر راقم کو مشکور فرمایئے۔ فقط

نیاز مند۔ خلیل حیدر آبادی

جواب:-

جناب والا!

سلام مسنون۔ آپ کا گشتی خط ابھی وصول ہوا۔ جواب میں عرض ہے کہ اردو کے شاعروں میں "متروکات" کی فہرستیں مرتب کرنے کا عجیب و غریب رواج ہو گیا ہے۔ اس قسم کا تقشف یا تعصب کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا۔ اصولِ زبان کے بھی یہ بات سراسر خلاف ہے کہ محض شخصی پسند ناپسند پر لفظ زبان سے نکال پھینکے جائیں۔ حقیقت میں 'متروک' وہی لفظ کہے جا سکتے ہیں جو زبان میں کسی حال میں استعمال نہ ہوتے ہوں، 'سو' اور 'تک' ابھی تک زبان میں موجود بلکہ متکلمین میں، فصیح اور بامحاورہ گفتگو میں برابر برتے جاتے ہیں؛ مگر دو ایک شاعروں کی آپج تھی کہ ان کو متروک ٹھہرا دیا۔ ان کے شاگردوں نے انھیں حرام سمجھ لیا۔ عوام ان کے رعب میں آکر پرہیز کرنے لگے۔ مگر دلی اور لکھنؤ کے شرفا اب تک ان لفظوں کو استعمال کرتے ہیں۔ متاخر شاعروں تک کے کلام میں یہ لفظ برابر ملتے ہیں۔ پھر متروک کیسے؟

اب ان لفظوں کو لیجئے جن کے بارے میں آپ میری رائے پوچھتے ہیں:-

۱۔ 'گوسفند' اور 'گوسپند' دونوں اردو میں بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ ان کی جگہ 'بکرا'، 'بکری' بولتے ہیں۔ البتہ اس کم استعمال میں بھی 'گوسپند' نسبتاً کم استعمال ہوتا ہے۔ استعمال کی کمی اور ترک ایک چیز نہیں۔

۲۔ 'سفید' اردو میں بہت مستعمل ہے، بلکہ اس کا ہم معنی کوئی لفظ ہے بھی نہیں۔ 'اجلا'، 'اُجلا'، 'گورا'، کے مفہوم اس سے کسی قدر مختلف ہیں۔ یعنی 'سفید' عام ہے اور یہ تینوں لفظ 'سفید' کے تحت میں خاص معنے رکھتے ہیں۔

'سپید' اسی 'سفید' کی ایک صورت ہے جو نسبتاً کم استعمال ہوتی ہے لیکن لوگ بولتے بھی ہیں۔ لفظ میں کوئی بات ایسی نہیں جو فصاحت میں مخل ہو۔ ایسے لفظ کو 'متروک' کہنا میں نہیں جانتا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

۳۔ 'فیل' اور 'پیل' دونوں صورتیں استعمال میں ہیں۔ بعض مرکب شکلوں میں 'پیل' (جیسے 'پیل دماں' یا 'پیل پیکر') اور شطرنج کے مہرے کے لئے 'پیل' یا 'پیلہ' بولتے ہیں (گو 'فیل دماں' یا شطرنج کا 'فیل' بھی غلط نہیں)۔ ان تفصیلات پر نظر کر کے کون کہہ سکتا ہے ان میں سے کوئی صورت متروک ہے؟

۴۔ 'سپارش' بہت کم مستعمل ہے لیکن اگر کوئی کسی موقع پر اسے لکھے یا بولے تو میں تو اسے منع نہ کروں گا۔ غالب نے اردو نثر میں اکثر یہی صورت برتی ہے۔

کیا عجیب بات ہے کہ یورپ کے شاعر کا کارنامہ ایک یہ بھی ہے کہ اس نے اتنے نئے لفظ استعمال کئے، اور ہمارے شاعروں کا کارِ نمایاں صرف یہ کہ اتنے لفظوں کو متروک گردانا۔ ببیں تفاوتِ رہ! نیاز مند ع۔ صدیقی جامعہ الہ آباد

پنجاب میں اردو

اخبارات میں دیکھ کر خوشی ہوئی کہ اردو کی ترویج و ترقی کے لئے مرکزی سرکار نے ایک بورڈ بنایا ہے جس کی صدارت ایک پنجابی سیاست داں اور ادیب جناب۔ آئی۔ کے۔ گجرال کے ذمہ لگائی ہے۔ گجرال صاحب ایک گراں قدر ایثار پیشہ خاندان کے رکن ہیں اور ان کی ملکی، ملی اور ادبی خدمات ہمیشہ قابلِ تحسین سمجھی جاتی رہی ہیں۔ ممبروں میں کرشن چندر صاحب اور مالک رام صاحب بھی پنجابی نژاد ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ پنجاب سے کیا کرتے ہیں۔ بجا طور پر پنجاب اردو کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ مدارس، عدالتوں، سرکاری، نیم سرکاری اداروں، تجارتی، علمی ادبی حلقوں اور مذہبی اداروں میں اردو کا طوطی بولتا تھا۔ معزز گھرانوں میں اس کا عام چلن تھا اور اب بھی ایسا ہی ہے تمام موقر روزنامے پوسٹر اور اعلانات بھی اردو میں شائع ہوتے ہیں مگر ادھر چند سالوں سے اردو کو کوئی قانونی تحفظ حاصل نہیں یہاں تک کہ

محکمہ السنہ میں بھی اسی کی کوئی پرسش نہیں۔

تعجب یہ ہے کہ ایک غیر ملکی زبان انگریزی کو قابل قبول سمجھا جاتا ہے مگر اردو جو کہ ہند نژاد ہے جلا وطن کی جا رہی ہے پنجاب میں اردو کا اپنا مقام ہے اگر آج بھی اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں تو تعلیم یافتہ لوگوں میں اردو دانوں کی تعداد کم نہ ہوگی۔

حکومت خواہ مخواہ ایک زندہ زبان کو مردہ بنا رہی ہے۔ جناب گجرال اور ان کے پنجابی معاونین پر اب یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ پنجاب میں اردو کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور کے پیش نظر مناسب اقدام کریں:

(۱) چونکہ اردو ہند پاک کی مشترکہ زبان رہ چکی ہے اور دونوں ممالک میں اس کا چلن ہے۔ اس لئے تمدنی، تجارتی اور مجلسی تعلقات کی استواری کے لئے مدارس میں چوتھی جماعت سے اردو لازمی قرار دے دی جائے۔ یہی دونوں ملکوں میں خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کا واحد ذریعہ ہے۔

۲۔ چونکہ اردو ہندوستان ہی کی بیٹی ہے اور اس کی نشوونما ہندوستان (دہلی، لکھنؤ، حیدر آباد، رام پور، پنجاب وغیرہ) میں ہوئی۔ اس لئے یہ سرپرستی کی مستحق ہے۔ پنجابی کو ترجیح دیتے ہوئے بھی اردو کو دوسرا مقام دیا جا سکتا ہے۔

۳۔ اردو کی اچھی کتابوں کو لائبریری، اسکولوں اور مدارس اور کالجوں میں جگہ دی جائے۔

۴۔ عدالتوں اور دوسرے سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں اردو کی درخواستوں کو قبول کیا جائے اور اردو ہی میں ان کا جواب دیا جائے۔

۵۔ محکمہ السنہ میں اردو کو بحال کیا جائے اور اس کے لئے ڈائرکٹر مقرر کیا جائے۔ اور اردو ادیبوں اور شاعروں کی کتابوں پر حسب سابقہ انعام دئے جائیں۔

۶۔ پنجاب میں ایک اردو بورڈ قائم کیا جائے جس کے مشورے سے اردو کی ترقی کے وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

امید واثق ہے کہ ان امور پر جناب گجرال صاحب اور دوسرے ممبران صاحب توجہ فرمائیں گے۔

• شیو راج بہار

التماس

میں مرزا علی لطف دہلوی پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ لکھ رہا ہوں مجھے لطف کا دیوان کہیں دستیاب نہیں ہو سکا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس بارے میں معلومات ہوں تو ازراہ کرم "ہماری زبان" کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔ میں بے حد ممنون ہوں گا۔

• مرزا اکبر علی بیگ۔ حیدر آباد

ڈائرکٹر خط کتابت اردو کورس جامعہ ملیہ اسلامیہ کے نام چند خطوط

(۱)

آپ کا اشتہار بابت خط کتابت اردو کورس نظر سے گزرا۔ اشتہار دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی کیونکہ آج اردو کے لئے ایسے ہی ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

خاکسار بریلی کے ایک ہائر سکنڈری اسکول میں بحیثیت ایک ٹیچر خدمت کر رہا ہے۔ ساتھ ہی کئی اردو کے مشہور روزناموں کا نامہ نگار بھی ہے۔ میرے دل میں قوم و ملت کا جذبہ ہے اور اردو سے میرا دلی لگاؤ ہے۔ اردو زبان سے متعلق میرے مضامین و تبصرے بہت سے اردو روزناموں و دیگر اردو کی مشہور میگزینوں میں چھپتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں اردو کی ایک مشہور تنظیم کے لئے بحیثیت ایک صدر کے اپنے فرائض انجام دے رہا ہوں اور برابر اردو کی بقاء و تحفظ کے لئے کوشاں ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اس کورس کی ایک شاخ بریلی میں قائم ہو جائے تاکہ اس ڈسٹرکٹ کے آس پاس کے لوگ یہاں سے رابطہ قائم کر کے اس مفید کورس سے فائدہ اٹھا سکیں ساتھ ہی آپ کے ادارہ کو بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ یہاں شاخ ہونے سے شخصی طور پر بھی اردو سکھانے میں مدد کی جا سکتی ہے۔

بریلی میں میں یہ کام اعزازی طور پر کرنے کا خواہشمند ہوں کسی قسم کا کوئی معاوضہ نہیں چاہوں گا مجھے امید ہے کہ آپ جلد از جلد رابطہ قائم کر کے بریلی میں شاخ کھول کر اردو دوستی میں میرا تعاون کریں گے۔

بریلی۔ • اشرف علی

(۲)

آپ نے اس دور میں سب سے اہم فریضہ جس دور اندیشی سے ادا کیا ہے۔ دنیائے اردو اس سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ اردو کی بقاء کے لئے یہ ایک مثبت قدم ہے۔ جس میں نعرے بازی کے کھوکھلے دعووں سے قطع نظر ایک خاموش جذبہ کارفرما ہے۔ اردو کورس اور اس کی خط کتابت کے ذریعہ تعلیم آج کی مصروف دنیا کے لئے ایک ادبی تحفہ ہے میں نے اس سلسلے میں ایک خاصے پڑھے لکھے لوگوں کا سرکل بنایا ہے جس میں اس کورس کو رائج کر رہا ہے۔ فی الحال ایک نصاب تعلیم جاری کرنے کی زحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ میری درخواست پر جلدی ہی غور فرمائیں گے۔

سیتا پور۔ • وصی سیتا پوری

(باقی صفحہ ۶ کالم ۲ پر)

اخبار و اذکار

اردو کی ترقی کے لئے مناسب اقدامات کی تلقین

وزیر ریاست برائے امور داخلہ جناب رام نواس مردھا نے کانگریس کے چوٹی کے لیڈروں کی دو روزہ کانفرنس میں اردو کی تعلیم سے متعلق سہولتوں کے سوال پر جواب دیتے ہوئے کہا کہ بہت سی ریاستوں میں اردو کی تعلیم کی جانب کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ وہاں نصابی کتابوں اور تربیت یافتہ ٹیچروں کی کمی ہے ان مشکلات کو خصوصاً اترپردیش اور دہلی میں رفع کرنے کے لئے تیزی سے انتظامات کرنے کی ضرورت ہے۔

انھوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں موثر اقدامات کئے جا رہے ہیں تحقیق و تربیت کی نیشنل کونسل سے کہا گیا ہے کہ فوری نصابی کتابیں فراہم کرے۔

وزیر اعلیٰ اترپردیش جناب کملاپتی ترپاٹھی نے کہا کہ انھوں نے جامعہ ملیہ سے کتابیں تیار کرنے کی درخواست کی ہے۔ ریاست میں اردو اکاڈمی قائم کی گئی ہے جو دوسری باتوں کے ساتھ ایک اردو یونیورسٹی کے قیام پر بھی غور کرے گی۔

جناب ترپاٹھی، جناب کیدار پانڈے (بہار)، جناب نرسمہا راؤ (آندھرا پردیش) نے کہا کہ ان کی متعلقہ ریاستوں میں اردو کی تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے بشرطیکہ طلبہ کی تعداد ۱۰ سے ۴۰ تک ہو۔

بہر حال جناب ترپاٹھی نے کہا کہ مختلف دقتوں کے پیش نظر ریاست میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دینا مشکل ہے۔ لیکن انھوں نے کہا کہ مطالعہ، تعلیم اور سرکاری معاملوں میں اردو کے استعمال سے متعلق تمام امکانی سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب راؤ نے کہا کہ ان کی ریاست میں سہ لسانی فارمولے نے ایک نئی مشکل پیدا کر دی ہے۔ اردو کو ترجیح دینے والے طلبہ کو تلگو، ہندی اور انگریزی بھی پڑھنا پڑے گی۔

وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز کو شکایتیں موصول ہو رہی ہیں کہ اقلیتوں سے متعلق جو فیصلے کئے گئے تھے جن میں اردو کی تعلیم اور اس کا استعمال بھی شامل ہے ان کا نفاذ صحیح طور پر نہیں ہو رہا ہے۔

مسز گاندھی نے یہ بھی کہا کہ بیشتر فیصلے صرف کاغذ پر ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اردو صرف اقلیتوں کی زبان نہیں ہے بلکہ ایک شاندار زبان ہے اور درخشاں روایات کی حامل ہے اس کی ترقی کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

انھوں نے کہا کہ اقلیتوں کو خواہ وہ لسانی ہوں یا اور کوئی یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ انھیں نظر انداز کیا جا رہا ہے ان کے ساتھ بے توجہی برتی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملازمتوں میں بھی انہیں اطمینان بخش حصہ ملنا چاہئے۔

• قومی آواز

اردو کی ترقی کے لئے سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا

نئی دہلی:- مرکزی وزیر تعلیم پروفیسر نور الحسن نے راجیہ سبھا میں کہا کہ اردو کی ترقی کانگریس انتخابی منشور پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔

• سیاست جدید کانپور

یوپی میں اردو کی ترقی کے لئے اقدامات

لکھنؤ:- وزیر ریاست شریمتی حامدہ حبیب اللہ نے کہا کہ اگرچہ اترپردیش اردو اکاڈمی ابھی اپنے قیام کے ابتدائی مرحلہ میں ہے تاہم اس نے پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا ہے اور اس طرح وہ بجا طور پر اپنے کام کے شاندار آغاز کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

وزیر موصوفہ اترپردیش اردو اکاڈمی کی صدر اور اردو سے متعلق نو تشکیل شدہ مرکزی کمیٹی کی نائب صدر ہیں ایک جلسہ سے خطاب کر رہی تھیں جو اردو کو مقبول عام بنانے کے لئے ذرائع اور طریقے دریافت کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔

اترپردیش اردو اکاڈمی کے انجام دئے ہوئے کام کی تفصیل بتاتے ہوئے بیگم حامدہ نے کہا کہ اترپردیش اردو اکاڈمی نے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے لئے متعدد ذیلی کمیٹیاں قائم کی ہیں۔ ان ذیلی کمیٹیوں میں علاوہ دیگر کمیٹیوں کے ایک ترجیحات ذیلی کمیٹی ایک تعلیمی ذیلی کمیٹی کتب خانوں اور دارالمطالعوں کو مالی امداد دینے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی کتابوں پر انعامات دینے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی اور مصنفین کو مالی امداد دینے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ان میں سے بیشتر کمیٹیوں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ اکاڈمی کے منظور شدہ مقررہ فارم پر کتب خانوں اور دارالمطالعوں سے نئی درخواستیں طلب کی جائیں گی۔ اس دوران میں اکاڈمی کو نظامت تعلیم کی معاونت سے جو درخواستیں موصول ہو چکی ہیں ان پر مالی امداد کی سفارش کرنے کے لئے لائبریری

ذیلی کمیٹی غور کرے گی۔

انھوں نے کہا کہ کتابوں پر انعامات دینے سے متعلق ذیلی کمیٹی اسی طرح ان کتابوں پر بھی غور کر رہی ہے جو نظامت تعلیم کے توسط سے پہلے ہی موصول ہو چکی ہیں۔ انھوں نے کہا اس سلسلہ میں کمیٹی جلد ہی نئی کتابیں طلب کرے گی۔

ضرورت مند مصنفین کو مالی امداد دینے کے لئے قواعد مرتب کرے گی جنھوں نے اردو ادب کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں اور جنھیں اپنے کبرسن یا علالت کی بنا پر مالی امداد کی فوری ضرورت ہے۔

اپنی تقریر کے خاتمہ پر شریمتی ساجدہ حبیب اللہ نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اردو کی ترقی کے لئے مشورے دیں۔ انھوں نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ ان کے تعاون سے اتر پردیش اردو اکاڈمی اپنے مقاصد حاصل کر سکے گی اور ماضی کی طرح اردو زبان جدید ہندوستان کو مستحکم خودکفیل اور خوشحال بنانے کے سلسلے میں ایک اہم رول ادا کرے گی۔ • قومی آواز

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

آل انڈیا مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام تیسری کل ہند مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ رمئی کو بمبئی میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس کا انتظام ——— مہاراشٹر کی میزبان کمیٹی کر رہی ہے۔ پہلی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس دسمبر ۱۹۶۹ء میں ایس۔ آئی۔ ای ٹی کالج مدراس میں مدراس ہائیکورٹ کے سابق جسٹس جناب بشیر احمد سعید کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی اور دوسری کل ہند مسلم ایجوکیشنل کانفرنس دسمبر ۱۹۷۰ء میں کالی کٹ میں ہوئی تھی جہاں آل انڈیا مسلم ایجوکیشن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تھا اور اس کا دستور مرتب کیا گیا تھا۔

کانفرنس سیاست سے بے تعلق رہتے ہوئے مسلمانوں کے تعلیمی سماجی اور اقتصادی مسائل پر غور کرتی ہے لسانی ریاستوں کے قیام اور مختلف سطحوں پر ذریعہ تعلیم کی تبدیلی نیز مسلمانوں کی سماجی اور اقتصادی دشواریوں کے پیش نظر ملک کی عام قومی ترقی کے دائرہ میں مسلمانوں کی تعلیم کے مسائل بڑی اہمیت اختیار کر گئے ہیں کانفرنس میں شرکت کے لئے ممتاز ماہرین تعلیم اور سماجی کارکنوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کانفرنس کے سات اجلاس ہوں گے جن میں

(۱) ابتدائی تعلیم

(۲) ثانوی تعلیم

(۳) اعلیٰ تعلیم

(۴) حرفتی و ٹیکنیکی تعلیم

(۵) تعلیم نسواں

(۶) تعلیم دینیات

(۷) سماجی و اقتصادی امور زیر غور آئیں گے۔

میزبان کمیٹی نے مندوبین کے قیام و طعام کا بندوبست کیا ہے امید ہے کہ بمبئی کی کانفرنس مسلمانوں کی تعلیمی مہم کو تیز تر کرنے میں بہت معاون ہوگی۔ • محمد علی منظر

ادبی سنگم بمبئی کا مشاعرہ

جناب شیام کشن نگم کی صدارت میں ادبی سنگم بمبئی کا دوسرا سالانہ مشاعرہ پنجابی نگر منعقد ہوا۔ مشہور اہل قلم جناب خواجہ احمد عباس چیف گیسٹ کی حیثیت سے مدعو تھے۔

مشاعرے میں اردو کے نامور شعراء کے علاوہ سندھی، گجراتی اور پنجابی کے بھی متعدد شعراء موجود تھے۔ شعرائے کرام میں جاں نثار اختر، کیفی اعظمی، اعجاز صدیقی، پدم شری اندرجیت سنگھ تلسی، مظفر شاہجہانپوری، شکیب بنارسی، شاہد بجنوری، ساحن بہاری، منیش شکیبہ، عزیز قیسی، ندا فاضلی اور محسن بوری، مجنوں لکھنوی، حاذق ھیفوری اور مائل لکھنوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس موقعہ پر ۱۹۷۲-۷۱ء کے بہترین ادبی گیت (چلتے چلتے۔ "پاکیزہ") کے لئے جناب کیفی اعظمی کو اور بہترین مکالمہ (آنند) کے لئے جناب گلزار کو دو ادارڈ پیش کئے گئے۔

• نامہ نگار

انجمن فروغ اردو میرٹھ کالج کی طرف سے عصرانہ

انجمن فروغ اردو میرٹھ کالج کی جانب سے پروفیسر جے۔ این کپور صاحب وائس چانسلر میرٹھ یونیورسٹی کو ایک عصرانہ دیا گیا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر امیر اللہ شاہین نے ایک سپاس نامہ پیش کیا جس میں میرٹھ کالج میں ایم۔ اے اردو کھولنے پر یونیورسٹی کے ممبران اکزیکٹیو اور اکیڈمک کونسل کا شکریہ ادا کیا گیا۔

وائس چانسلر صاحب نے اپنی تقریر میں اردو سے اپنے پرانے تعلق کی یاد دلائی۔ موصوف نے مادری زبان کے ذریعہ سائنس اور ٹکنالوجی کی تعلیمی اہمیت پر زور دیا۔ موصوف نے فرمایا ہرچند کہ اردو میں آج سے لگ بھگ ۲۵، ۳۰ برس پہلے جامعہ عثمانیہ میں تراجم اور اصطلاحات سازی کا کام ہوا تاہم بوجوہ وہ کام اپنی جڑیں نہ جما سکا۔ انھوں نے کہا کہ اب اس سلسلے میں سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کام ہونا چاہئے۔ • امیر اللہ شاہین

"نیا دیش بنگلہ دیش" کی رسم اجراء

اردو کے نامور شاعر جناب اندرجیت گاندھی صدر سنٹرل مجلس ادب کی تصنیف نیا دیش بنگلہ دیش کی رسم اجرا مکتبہ جھک دہلی میں منعقد ہوئی جس میں جناب اندرجیت گاندھی کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو اس جرات مندانہ کاوش ومحنت کے لئے خراج عقیدت پیش کیا گیا:

"نیا دیش بنگلہ دیش" جناب اندرجیت گاندھی کی منظوم نگار ہے جس میں پاکستانی بربریت وجارحیت اور بنگلہ دیش کی جدوجہد آزادی کو قلم بند کیا گیا ہے۔

• سکریٹری

"بیسویں صدی میں مغربی بنگال کے اردو شعراء" کی رسم اجراء

کلکتہ: کلکتہ کے ادب نوازوں کے ایک اجتماع میں جواں سال ادیب مشتاق احمد ایم اے کی تصنیف "بیسویں صدی میں مغربی بنگال کے اردو شعراء" کی رسم اجراء زیر صدارت جناب سالک لکھنوی منائی گئی۔

اس موقع پر مقررین نے مشتاق احمد کی قابل قدر کوششوں کو سراہا اور اردو تصنیفات کے فروغ کی ضرورت پر زور دیا اور شکایت کی کہ کلکتہ اور مغربی بنگال کے اردو ادبا اور شعراء کو بیرونی تذکرہ نگاروں اور تنقید نگاروں نے عموماً نظرانداز کیا ہے۔ ایسے اداروں کا فقدان بھی محسوس کیا گیا جو اردو تخلیقات کی طباعت واشاعت انجام دے سکیں۔ اس سلسلے میں جناب شہزادہ پرویز نے وعدہ کیا کہ وہ عنقریب کسی ٹھوس تجویز کا اعلان کریں گے۔ انھوں نے نئی تصنیف کی ۲۰ جلدوں کی خریداری کا اعلان کیا اور جناب سالک لکھنوی نے پانچ جلدوں کی خریداری کا اعلان کیا۔

• معصوم شرقی

بجنور نمائش میں ادبی نمائش کا انعقاد

ضلع اردو تحفظ کمیٹی بجنور نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال لگنے والی نمائش بجنور میں اردو تحفظ کمیٹی کی طرف سے "ضلع بجنور کا ادب" برائے نمائش اور اردو ادب برائے فروخت (FOR , SALE) کا اہتمام کیا جائے۔

اس کے ساتھ ہی "ہندوستان میں اردو" عنوان پر ادبی سیمنار بھی کیا جائے جس کی تیاریاں ہو رہی ہیں چار پانچ مقالہ نگاروں کو مذکورہ موضوع پر مقالہ لکھنے کی دعوت دی جا چکی ہے جلد ہی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

اس سلسلے میں بالخصوص ضلع بجنور کی ادبی شخصیات کی گرانقدر تخلیقات نمائش کے لئے ہمیں عاریتہً درکار ہیں بالعموم تمام ادیب، شعراء، صحافی ملک کے تجارتی کتب خانوں کے معزز مالکان سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ہماری اس معاملہ میں مدد فرمائیں۔ خط کتابت کا پتہ جنرل سکریٹری ضلع اردو تحفظ کمیٹی ایضاً بازار بجنور۔

اردو کی ترویج کے لئے کتابوں کی تیاری کی اہمیت

نئی دہلی: مرکزی وزیر تعلیم پروفیسر ایس نورالحسن نے ترقی اردو بورڈ کی تیسری میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ ملک میں اردو کی ترقی کے لئے بہت کچھ کرنا ہے انھوں نے کہا کہ سرکار اردو کو اس کا واجب مقام دینا چاہتی ہے۔

چنانچہ اردو کی ترویج وترقی کے لئے جناب اندر گجرال کی صدارت میں ایک اعلیٰ طاقتی کمیٹی قائم کردی گئی ہے اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ وہ سرکار کو اس بارے میں مشورہ دے کہ اردو کی ترقی کے مقاصد کو کس طرح بہتر انداز میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ قابل غور امور یہ ہیں۔

(۱) اردو بولنے والے ہر بچہ کو اس کی مادری زبان میں پرائمری تعلیم دینا۔ (۲) ایسا راستہ بھی نکالنا جس سے پرائمری درجات کے بعد بھی اردو کو ذریعۂ تعلیم بنانے کے خواہشمند طلبہ اردو کے ذریعہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ (۳) ایسے اسکولوں میں جہاں کہ ذریعہ تعلیم اردو نہیں ہے اردو کی تعلیم کے لئے دستیاب موجود سہولتوں کو توسیع دینے کے لئے اصول مقرر کرنا۔ (۴) امتحان دینے والے طلبہ کو اردو کے ذریعہ اپنے جوابات دینے کی اجازت ہونا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ اردو کو صحیح مقام دلانے کے ارادے کتنے ہی نیک کیوں نہ ہوں لیکن انھیں اس وقت تک عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا جب تک کہ ہر مرحلے کی تعلیم کے لئے معیاری درسی کتابیں اور عام قارئین کے استفادے کے لئے کتابیں دستیاب نہ ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ترقی اردو بورڈ کو یہ بھاری ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس موقع پر ایک احتیاط کی بھی ضرورت ہے وہ یہ کہ اردو میں کتابوں کی تیاری کے کام کو سرعت سے آگے بڑھانے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ کتابوں میں شامل مواد کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیئے۔ جو کتابیں بھی تیار کی جائیں وہ روشن خیالی کو بڑھاوا دیں اور تاریکی کو دور کریں ہم ایک جدید دور میں رہ رہے ہیں اور ہمیں نہ صرف اپنے ماحول کو بلکہ اپنے خیالات اور علم کو بھی جدید بنانے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بورڈ کو یہ بات دیکھنی ہوگی کہ اس کی رہنمائی میں جو کتابیں تیار ہوں وہ قومی یکجہتی، سیکولرزم، انسانی اقدار اور جدید علم کے نظریات پر زور دیں۔ انھوں نے کہا کہ بورڈ کو بتدریج ترجمے، طبع زاد تحریروں پر زور دینا چاہیے۔ انھوں نے اردو میں ایک جدید انسائیکلوپیڈیا، (قاموس) کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

• الجمیعۃ دہلی

پروفیسر مسعود حسین خاں

میرا صفحہ

یہ یا وہ؟

اردو کا مسئلہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مسئلے کی طرح، حالیہ انتخابات میں کانگریس کی شاندار کامیابی اور اس کے مینی فیسٹو کے برسرعام وعدوں کے باوجود ابھی حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ گفتار سیاست میں ایہام اور ابہام کی سطح سے گزر کر ایک مقام ایسا بھی آتا ہے جب الفاظ معنوں سے خالی ہو جاتے ہیں اور قول و قرار، فریب و فرار کا دوسرا نام بن جاتے ہیں۔ اردو کا مسئلہ کمیٹیوں، اکیڈمیوں اور بورڈوں کے قیام سے حل نہیں ہوگا۔ یہ سب طفل تسلیاں ہیں۔ حکومت ہند اردو کے بارے میں کوئی واضح پروگرام نہ رکھتی اور نہ غالباً رکھنا چاہتی ہے۔

اردو کا بنیادی مسئلہ ایک اقلیت کی زبان کی سرکاری حیثیت کے تعین اور اس کے نظام تعلیم کی تنظیم کا مسئلہ ہے۔ آج پرائمری سطح پر اردو ذریعۂ تعلیم پر ایک بار پھر زور دیا جانے لگا ہے۔ لیکن یہ پرائمری تعلیم اس وقت تک بے معنی ہوگی جب تک آگے ثانوی تعلیم کی سطح پر اس کا سلسلہ جاری نہ رہ سکے اور ہائی اسکول سطح پر اردو ذریعہ تعلیم اس وقت تک بے سود رہے گا جب تک اردو کالجوں کا قیام عمل میں نہ آئے اور ان کا الحاق کسی ایسی یونیورسٹی سے نہ ہو سکے جو مستقبل قریب میں اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی نیت رکھتی ہو۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکے گا جب کہ اردو کے اعلیٰ اداروں سے تعلیم یافتہ طلبہ کی اسناد کو سرکاری سطح پر تسلیم کیا جائے۔

بات پھر کر وہیں پہونچتی ہے کہ اردو کی سرکاری و قانونی حیثیت متعین ہوئے بغیر اردو کے تعلیمی نظام کی تنظیم کسی طرح ممکن نہیں۔

پچھلے چند سال میں اردو کا مسئلہ ایک بحرانی دور میں داخل ہو چکا ہے۔ آزادی کے پچیس سال اردو کے لئے سم قاتل ثابت ہوئے ہیں۔ اس کا تعلیمی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس کی نئی نسل کی زبان بدل چکی ہے، یا بدل رہی ہے۔ اس عبوری دور میں اردو گھرانہ کا بچہ اچھی طرح نہ ہندی سے واقف ہے، نہ تلگو سے اور نہ انگریزی سے۔ وہ اپنی قوت اظہار کھو چکا ہے اور نتیجۃً ذہنی صلاحیتیں بھی۔ موجودہ نسل ایک گونگی بہری نسل ہے۔ چالیس سال سے اوپر کی نسل اب تک اردو کا علم بلند کئے ہوئے ہے لیکن ان کے بھی بہت سے کفن بردوش، زیر کفن ہوتے جا رہے ہیں۔ کچھ مذہب میں پناہ تلاش کر رہے ہیں۔ شاعر ہے تو اسے سامع نہیں ملتا ہے، ادیب و ناشر ہے تو اسے قاری نہیں ملتا۔ طالب علم کو کتاب نہیں ملتی، قلم کار کو انعام مل جاتا ہے، "خریدار" نہیں ملتا!

اہل اردو کے سامنے اب دو ہی راستے: تحریک یا تخریب! بہرصورت اپنی نئی پود کے ذہن میں ایک نہ ایک زبان دینا ہے جسے زیادہ عرصے تک گونگا بہرا نہیں رکھا جا سکتا۔ جلد فیصلہ کیجئے یہ یا وہ؟

وقت است برہنہ گفتن است من بہ کنایہ گفتہ ام

کتابیں ملیں

(تبصرے کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں)

نور نظم: حضرت امام جعفر صادقؑ کے خطبۂ توحید مفضل کے منظوم ترجمے "سراج نظم" مصنفہ شیخ امام بخش ناسخ کا انتخاب
مرتب: حکیم مولوی سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی
ناشر: ادارہ ہدایتیہ امام باڑہ گڑھی قصبہ جلالی ضلع علی گڑھ
صفحات: ۴۶، قیمت: دو روپے

فروغ اردو کا عبد الماجد دریابادی نمبر
مرتب و ناشر: ادارہ فروغ اردو ۳۷ امین آباد پارک لکھنؤ
صفحات: ۳۲۸، قیمت: ۹ روپے

آئینہ در آئینہ
مرتب: عزیز قیسی
ناشر: ۲۰/۱۴۳ شاستری نگر گورے گاؤں ویسٹ بمبئی ۶۲
صفحات: ۱۴۴، قیمت: ۴ روپے

مالک انجمن ترقی اردو ہند (علی گڑھ) پرنٹر و پبلیشر سید تفضل حسین ایم اے نے لیتھو کلر پرنٹرس علی گڑھ میں چھاپا اور دفتر مرکزی انجمن ترقی اردو ہند (علیگڑھ) سے شائع کیا